ضرورت بھی ہے اور فعل معروف بھی، اس لیے بیوی کا خرچ کرنا کسی طرح بے جا نہیں کہا جاسکتا۔

البتہ بیوی کے لیے یہ کسی طرح مستحسن نہیں ہوگا کہ وہ شوہر کے مال کو اللّے تللّے اُڑائے یا فضول خرچی کرے، اور شوہر کے مالی حالات سے بے نیاز ہوکر اپنی ضرورتیں پھیلائے اور محض دوسروں کی دیکھا دیکھی وقت اور مال خریداری کی نذر کرے۔(مولانا محمد یوسف اصلاحی، ایضاً، ص ۲۵۰-۲۵۱)

مسجد میں نمازِ جنازہ کی ادایگی

س : بعض لوگ مسجد کے اندر جنازہ رکھ کر نمازِ جنازہ پڑھنے کو ناجائز کہتے ہیں اور اس پر اصرار کرتے ہیں۔ شرعی نقطۂ نظر واضح کر دیجیے۔

ج: مسجد کے اندر جنازہ رکھ کر نماز جنازہ ادا کرنا جائز ہے۔ نمازِ جنازہ ادا ہوجاتی ہے۔ اس مسئلے میں بھی فقہا کے درمیان اختلاف ہے۔ حنفی مسلک یہ ہے کہ مسجد کے اندر جنازہ رکھ کر نمازِ جنازہ نہ پڑھی جائے۔ امام ترمذی [م:۸۹۲ء] نے امام شافعی [م:۸۲۰ء] کا یہ قول نقل کیا ہے کہ امام مالک کا مسلک بھی یہی تھا کہ میت پر مسجد کے اندر نماز نہ پڑھی جائے لیکن خود امام شافعی کا مسلک یہ ہے کہ مسجد کے اندر نمازِ جنازہ ادا کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ اس مسئلے میں چونکہ حدیثیں مختلف ہیں، اس لیے فقہا کے مسلکوں میں بھی اختلاف ہے۔ بعض ائمہ اس حدیث کو ترجیح دیتے ہیں جس میں آتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد کے اندر نمازِ جنازہ پڑھی ہے، اور فقہ حنفی میں اُن حدیثوں کو ترجیح دی گئی ہے جن سے معلوم ہوتا ہے کہ مسجد کے اندر نمازِ جنازہ پڑھنے سے اس کا ثواب کم ہوجاتا ہے۔ لیکن فقہا کے درمیان یہ اختلاف جواز و عدم جواز کا نہیں ہے بلکہ کراہت کا ہے۔ یعنی بعض ائمہ کے نزدیک بلا کراہت جائز ہے اور بعض کے نزدیک کراہت کے ساتھ جائز ہے۔(مولانا سیّد احمد عروج قادریؒ، احکام و مسائل، دوم، ص ۲۴۶)

وقتِ نزع، شیطان سے حفاظت

س : مرتے وقت انسان اپنے ہوش و حواس کھو دیتا ہے۔ نزعی کیفیت کہہ لیجیے یا دوسری کوئی حالت، ایسے وقت شیطان جو گھات میں ہمہ وقت ہے، اپنی گم راہی کا جال پھینکتا

ہے۔ایک مسلمان سلامتیِ ایمان کے ساتھ مرتے دم دنیا سے رخصت ہو، اس کے لیے بے خطا تدبیر کیا ہے؟

ج: اگر انسان ہوش وحواس کی حالت میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے بچا رہے اور اطاعتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں سرگرم رہے، کلمۂ طیبہ کا ورد رکھے اور خدا کی توحید کا واضح شعور رکھے، تو پھر اللہ کی ذات سے توقع یہی ہے کہ وہ حالتِ نزع میں خصوصی حفاظت فرمائے گا اور اپنے لیے ایسے مخلص اور مطیع بندے پر شیطان کا داؤ دنیا سے رخصت ہوتے وقت ہرگز نہ چلنے دے گا۔

اس کے ساتھ ساتھ اگر یہ اہتمام بھی ہو کہ جب یہ کیفیت طاری ہوتی محسوس ہو تو اس وقت سورۂ یٰسین کی تلاوت اور اس کا ترجمہ پڑھا یا سنایا جائے تو ان شاء اللہ اور زیادہ حفاظت کی توقع ہے۔ یہ بظاہر غیر ممکن ہے کہ جو بندہ زندگی میں اللہ اور رسولؐ کا مخلص، وفادار اور اطاعت کیش رہا، جسے اللہ کی توحید کا پورا شعور رہا اور توحید خالص پر ایمان رکھتا ہو، رسولؐ پر ایمان اور آپؐ سے سچّی اطاعت و پیروی کا تعلّق رکھتا رہا، کسی ایسے بندے کو نزع کے وقت خالقِ کائنات یوں ہی چھوڑ دے کہ شیطان اس پر اپنا جال پھیلائے، نہیں بلکہ خدا اپنے ایسے بندے کی حفاظت ضرور فرمائے گا۔(مولانا محمد یوسف اصلاحی، مسائل اور ان کا حل، ص۳۶۲)

بھلی بات کرو، ورنہ خاموش رہو

س: حدیث نبویؐ ہے کہ: بھلی بات کہو یا خاموش رہو، تو کیا اس حدیث کی روشنی میں زیادہ بولنا حرام ہے؟

ج: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بے شمار حدیثوں میں زبان کی تباہ کاریوں سے خبردار کیا ہے۔ان میں ایک حدیث یہ بھی ہے:

مَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْیَقُلْ خَیْرًا اَوْ لِیَصْمُتْ، جو شخص اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے، اسے چاہیے کہ بھلی بات کہے یا خاموش رہے۔

ایک دوسری حدیث ہے:

رَحِمَ اللّٰہُ امْرَءً ا قَالَ خَیْرًا فَغَنِمَ اَوْ سَکَتَ فَسَلِمَ، اللہ کی رحمت ہو اس شخص پر،